بسم اللہ

نعت شریف

نعت[1] لطف جو حاصل ہو تقاضا کیون ہو
مہربان آپ ہو گر کوئی تمنا کیون ہو

بابی انت و امی مین فدا مین صدقہ
آپ کے درد محبت کا مداوا کیون ہو

اُمت خستہ کو جب آپ سا آقا ملجائے
اے زہے بخت وہ ممنون مسیحا کیون ہو

شافع روز جزا آپ ہین پھر ڈر کیا ہے
چشم بد دور مجھے وحشت فردا کیون ہو

تیرے خودی پر ہین فدا اوسکے جو دیکھین آنکھین
ایسا سرشار ترے نرگس شہلا کیون ہو

دونوں جلوے نظر آجائین مبارک بسمل
جب مدینہ ہے تجھے پھر طور کا سودا کیون ہو

[1] یہہ اپنے افسر وطن کی تازہ نعت شریف ہے بجنسہ درج کرکے سوانح متبرک کی زینت دیا کیگئی

شان اولیار

اولیار اللہ کا وہ مرتبہ ہے کہ اولیا ر اللہ ہمنشین اللہ تعالےٰ کے ہین اور وہ مبترک گروہ ایسی شان رکہتی ہے۔ جیسے کے حدیث شریف میں آیا ہے۔ اونکا ہمنشین شقی نہین ہوتا۔ اور انکا انیس ذلت نہین اوٹہاتا۔ شعر

ہر کہ خواہد ہمنشیں با خدا ∴ گو نشیند در حضور اولیاء

یعنے جو شخص اللہ تعالےٰ کا ہمنشیں بننا چاہے۔ تو اوسے چاہئے کہ اولیاء اللہ کی حضوری مین رہے۔ کیونکہ ولی کی معنے لغت مین دوست اور قربت کے مین خواہ یہ قربت و محبت عالم زندگی مین ہو یا بعد از منتقل عالم جاودانی سے ہو۔ یہہ توصل و اتصال باعث راہ نجات ہے۔ ولی کی جمع اولیار اللہ ہے۔ اہل اللہ کو جو ولی اللہ کہتے ہین۔ اسکا سبب یہی ہے کہ اہل اللہ اللہ تعالیٰ سے نزدیک طور اُس کے دوست ہوتے ہین۔ اس واسطے اہل اللہ کو اولیار اللہ کہتے ہین۔ پس قاعدہ ہے کہ محب کا محب بہی محبوب ہوتا ہے۔ یعنے دوست کا دوست بہی دوست ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا دوست بہی اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ پس یہ کتنا بڑا مرتبہ ہے اولیاء اللہ کا کہ اونکا ہمنشین بہ سبب محبت و قربت کے مرتبۂ محبوبیت سے مشرف ہوکر خود بہی ولی اللہ یعنے اللہ کا دوست ہوجاتا ہے اس لیئے اولیاء اللہ کا وہ مرتبہ ہے جیسے کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝ اور حدیث شریف میں

آیا ہے کہ۔ اِنَّ اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون مِنَ الدَّار
اِلَی الدَّار۔ یعنے اولیاء اللہ کی وہ شان ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ
سے دوسرے جگہہ منتقل ہو جاتے ہین۔ کیونکہ المَوتُ جِسرٌ یُوصِلُ الحَبِیبَ
اِلَی الحَبِیبِ۔ یعنے موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست کے طرف پہونچا
دیتی ہے۔ چونکہ اُن کی قربت عالم زندگی مین اور عالم اُخروی کے بعد بھی ایک ہی
فیض پہونچا سکتی ہے۔ اس لئے یہ دستور مستور ہے کہ خلق خدا اولیاء اللہ سے مانوس
ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی عجب شان ہے۔ ہر ملک مین چند اپنے خاص بندون کو رکھا
ہے۔ جن کی برکت دعا سے ہم زندگی بسر کر رہے ہین۔ ورنہ ہمارے موجودہ اعمال تو ایسے
نہین ہین۔ کہ ہم زندہ رہ سکیں اور ہم پر قہر خداوندی نازل نہو۔ چند میرے اہل
وطن محبانِ صادق نے مجھکو صرف کیل ہی گے۔ اولیاء اللہ کے سوانحات لکھنے پر
مدت سے مجبور کرتے رہے اور مین بھی بوجہ عقیدت مندی سوانحات کے لئے فراہمی
سواد مین ساعی رہا۔ بڑے زحمتوں سے اور قدیم بزرگان وطن کے ملاقات و گفتگو
ونیز اون کے مراقبہ و مکاشفہ نے کچھ واقعات صادقہ کا انکشاف کرایا۔ جو وقتاً
فوقتاً ضبط قلم ہوئے ہین اب احباب کے بیحد اصرار پر ایک چھوٹی ابتدائی تحریر جو جذبہ
دل کی تصویر ہے۔ شیدایانِ وطن کے روبرو پیش کرتا ہون۔ تاکہ اسکو پڑھکر وطن
کی محبت دل مین بڑہائین کہ جب ... ہمارا وطن ایسے ایسے بزرگان عظام کا منظور
نظر تھا تو اب ہم بھی وطن کے محبت میں سرشار رہ بادۂ الفت سے مستا کیون نہ رہین۔ شعر

بلبل کو گل مبارک گل کو چمن مبارک ∴ شیدائے وطن کو یارب وطن مبارک

کیونکہ

حب الوطن از تخت سلیمان بہتر ——— خار وطن از سنبل ریحان بہتر

اس لئے ارادہ ہوا کہ اس متبرک سوانح حیات مردان غیب رحمۃ اللہ علیہ کی واقعات
کے تحریر سے قبل اس ہمارے وطن کیل جو گہوارئے خاصان خدا بلا امتیاز مذہب
و ملت رہا ہے جسکے تشریح نام سے معلوم ہوگا۔ اس کا کچھ تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔
جو ستنہ طور سے ہے۔ اور باعث ازالۂ خیال اغیار ہے۔ **شعر**

پتھر کے مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ✦ خاک وطن کا مجھکو ہر ذرا دیوتا ہے

بیان وطن

ہمارے پیارے وطن مالوف کا نام مرغوب فی الوقت کیل کہا جاتا ہے۔
یہ کنڑی لفظ ہے۔ جو ماخذ کیا گیا ہے۔ کلمۂ "کوبلو" سے کوبلو کے لغوی معنے تو
آباد قریہ یا درختوں کا جھنڈ کہا جاتا ہے۔ بعض مستند چیزوں سے یوں بہی پتہ
چلا ہے کہ بزمانۂ مہاراجہ چیتری ستارے "کیل کو کوین کہتے تھے۔ رفتہ رفتہ
کثرت استعمال سے کویل کہنے لگے۔ کوین سنسکرت لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنے
اور وجہ تسمیہ بہی وہی ہے۔ جو اوپر تشریح ہو چکی ہے۔ سنہ ۱۲۱۰ھ میں بزمانہ
نواب میر عالم مرحوم کیل کا نام نظام گڈہ بہی رہا ہے۔ اور یہ بہی ظاہر ہے کہ نظام گڈہ
عرف کیل سرکار مدگل صوبہ دار الظفر بیجاپور کا تعلقہ رہا ہے۔ زمانہ پاستان میں مٹی

سے ہی کیل موسوم رہا ہے۔ جس کی تشریح توضیح طلب ہے۔ جس کے لئے ضخیم دفتر
چاہیئے۔ انشاء اللہ آیندہ کوئی مستقل کتاب حالاتِ کیل میں لکھی جائیگی۔ اُس
میں مفصل تشریح ہوگی۔ کیل کے بعض حالات کے لحاظ سے پتہ چلتا ہے کہ نئی
آبادی قایم ہوئی ہے۔ گذشتہ زمانہ میں کیل کی آبادی پہاڑ کے سطح پر تھی۔
وہاں زمانۂ گذشتہ کے آبادی کے کھنڈر منہدمہ دیواریں اب بھی موجود ہیں۔ تاریخ
کرناٹک میں "کویل نگر" لکھا ہوا ہے۔ اور اس کو زبان کنڑی کا مقام مرکز قرار دیا گیا
ہے۔ سال واین شکی ۱۴۲۳ میں راجہ بکبھوپال اناگندی کے قبضہ میں بھی کیل
رہ چکا ہے۔ یہہ ہے مختصر تشریح وطن۔

تذکرہ ولی اللہ وطن

مدت منقضی ہو چکی ہے نیز قرار داد مدت میں اختلاف بھی ہے۔ یہہ اختلاف رفتار
زمانہ کے تغیرات و انقلابات جیسے کہ تشریح نام کیل سے ظاہر ہے۔ ایسا ہی تعین
مدت بھی توضیح کی محتاج ہے اس لئے بلحاظ طوالت و قلت وقت مجبوراً ناظرین
سوانح متبرکہ ہذا سے ادنا آیندہ کا وعدہ کرنا پڑا۔ انشاء اللہ آیندہ بشرط گنجائش
وقت استدلال کے ساتھہ سوانح حیات مکمل لکھی جاسکتی ہے۔

ف۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ، بغداد شریف وغیرہ ان متبرک مقامات سے براہ راست
عالم رویا سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ونیز حسب ارشاد خاص مرشدان کامل
چند حضرات جن کے اسمائے گرامی یہہ ہیں۔ حضرت منعم شاہ ولی اللہ حضرت شیخ محبوب

ولی اللہ۔ حضرت مردان غیب ولی اللہ۔ حضرت سرسیلانی ولی اللہ۔ حضرت سیلانی
پادشاہ ولی اللہ۔ یہہ بزرگان جلیل القدر یہان آکر مختلف مقامات پر منقسم ہو گئے۔
اور یہہ حضرات قایم الیل وصائم النہار رہتے۔ اور ریاضت واذکار و تسبیح و تہلیل
و تلاوت و ظالف مین شبانہ روز منہمک رہتے۔ اور نہایت احتیاط اس امر کی
فرمایا کرتے کہ کسی طرح سے ہماری شہرت نہو۔ اور ہمارے اوقات مین خلل
نہ پڑے۔ مگر ہر مشرف ہستی سے قدرت کو ایک خاص کام لینا ہے۔ اور جو کام جس کے
ذمہ ہے اوس کو اوس کیلئے۔ موزون بنایا گیا ہے۔ **شعر**

ہر کسے را بہر کارے ساختند ۔ میل او اندر دلش انداختند

اس لئے راز کا افشا ہو گیا۔ ظاہر ہے ہر نیک و صحیح بات اور خاصان خدا کے جلوہ
بغیر ظاہر ہوئے کہ مخلوق کی عقدہ کشائی ممکن نہین۔ مگر ہر کام کے لئے وقت مقرر ہے۔
کل ہر چہ دن باوقات حالا اور ہر ایک ہستی کے نئے نئے کرشمے و کیفیات ہوا کرتے ہین
ہر پہول مین جدا رنگ ہر رنگ مین جدا بو "ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است" مگر
سب کا ایک ہی مقصد ہے۔ **شعر**

عاشق و عشق و بت بنگر و عیار یکیست ۔ کعبہ و دیر و مساجد ہمہ جا یار یکیست

چنانچہ حضرت مردان غیب رحمتہ علیہ کے عجیب و غریب واقعات مین۔ آپ کی
طبع رسا نے جس مقام کو پسند فرمائی تہی۔ وہ نہایت عمدہ مقام تہا۔ ایک سایہ
دار بڑی چٹان آبکی تہی۔ اور گنجان سایہ دار درختون کے جہنڈ تہے۔ یہہ خوبصورت

مقام تیز ہوا۔ بارش اور دھوپ سے بالکل محفوظ تھا۔ اور جس مین طلوع وغروب
کے وقت آفتاب کی تمازت وہان تک نہین پہونچ سکتی تھی۔ جسکی مختصر تعریف یہ ہے شعر

باد در سایۂ درختانش   گسترانیده فرش بوقلمون

وہ مقام اور بہت سارے خوبیوں کے باعث خاصان خدا کا منظور نظر تھا۔
وہان دوشنبہ۔ پنجشنبہ۔ جمعہ حضرت مردان غیب صلی اللہ جملہ ساتھیون کے ساتھ
جلسہ فرمایا کرتے تھے۔ اور پھر وہان سے تمامی بزرگان جلیل القدر اپنے اپنے
معینہ مقام پر منقسم ہو جایا کرتے تھے حضرت مردان غیب رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کر
اوس خانۂ سنگ کی یہہ شان تھی۔ شعر

ایک چراغ است درین خانہ کہ از پرتو آن   ہر کجا مینگری انجمنِ ساختہ اند

غرض وہ حضرات ہمیشہ یاد خدا مین مشغول رہتے۔ حد درجہ کی ریاضت فرمایا کرتے
مخلوق کے واسطے دعا فرماتے جس کو ایک مدت مدید گزر گئی اور اپنے ساتھی واصلان
بالحق بھی یکے بعد دیگر داعی حق کو لبیک فرمانے لگے۔ تو آپکو بڑا قلق ہوا۔
اسی لئے آپ درگاہ پروردگار میں یوں عرض فرمایا کرتے تھے " تھا جوش و
خروش اتفاقی ساقی " اب زندہ دلی کہان ہے باقی ساقی " مے خانہ نے رنگ
وروپ بدلا ایسا، میکش میکش رہا نہ ساقی ساقی " اس کے بعد تو آپ کے مجاہدات
ریاضات میں حد سے زیادہ اضافہ ہو گیا۔ البتہ بغرض وضو صومعہ سے باہر تشریف
لاتے اور سامنے کے تالاب مین جہان صاف چشمہ تھا۔ وضو فرمایا کرتے وہاں چراغ بو

کا جھگڑا رہتا۔ پہاڑ پر کی قدیم آبادی پر سے چرواہے۔ وہاں مویشوں کو لاکر چرایا کرتے
اونچے وسیع گھنوں میں سے ایک قومی خوبصورت گائے حضرت کو دودھ پلایا کرتی
تہی اور حضرت کے کرامت کے باعث اوس گائے کا پیٹ بہر جایا کرتا تہا جسکو آپ
از قسم سبزی تہوڑی سی دستِ مبارک سے کہلادیا کرتے تھے جو دست مبارک
کے برکت کے باعث اور کرامت کے وجہ اوس کا پیٹ بہر جایا کرتا۔ وہ چیت
وجو نبد بغیر چرنے کے رہتی اُس گائی کی عجیب وغریب حالات دیکھکر چرواہا متحیر رہتا
اور اصلیت کے پتہ کی کھوج مدت سے اوس کو تہی مگر خاصان خدا کے غیبی
واقعات سے وہ چرواہا کیا واقف ہوسکتا تہا۔ مگر پروردگار عالم کو مقصود تہا
کہ حضرت کے واقعات کا اظہار اوس مخمس چرواہے پر کردیں چنانچہ ایک دن
ایسا ہوا کہ حضرت مردان غیب ولی اللہ اپنے مقام سے بغرض وضو پہاڑ کے نیچے موتی
چشمہ پر تشریف لائے۔ اور بعد از وضو آپ واپس ہو رہے تھے۔ اس اثناء میں
ایکی شفیق گائے جو آپ کو ہمیشہ دودھ پلایا کرتی تہی۔ فرط محبت سے پکارتی ہوئی
آپ کے پاس حاضر ہو گئی۔ اگرچہ کہ آپ اوس وقت بالکل ہی علیحدہ لباس میں
تھے۔ اگر کوئی انسان بھی ہوتا تو آپ کو پہچان نہیں سکتا تہا۔ مگر وہ گائی کی تو یہہ
کیفیت تہی۔ **شعر**

بہر رنگے کہ خواہی جلوہ می ساز ✤ کہ من آں قد زیبا می شناسم

وہ فوراً آپ کو پہچان لی آج ہمکو اوس بے تمیز گائی سے سبق لینا چاہئے۔ کہ ایک جانور

جو مئے حقیق سے مدہوش اور آج ہم ایسے منحرف اور ہمارے دل ایسے زنگ آلود کہ
کچھہ بہی احساس نہیں خاصان خدا سے کچھہ بہی محبت واخلاص نہیں۔ غرض وہ
گائے حضرت کے پاس آگئی آپ شیرخوار بچے کے مانند اوس گاؤ ماتا سے دودہ
نوش جان فرمایا۔ اور دعا دی اور کہا کہ ہندو مذہب کے پیشوا نے بلاوجہ ایک
جانور کو اپنی مذہب کا رکن اعظم نہیں بنایا۔ اور بلا سبب اس کی عزت واحترام
نہین کیا۔ اونہون نے دیکھا کہ ایک لاانتہا ہی نعمت جو قدرت نے اسمین پنہان
رکہی ہے جو اس کا گران قدر دودہ ہے۔ جو کسی جانور کے دودہ مین یہہ عمدہ
صفات موجود نہین ہین اس عرصہ مین وہ چرواہا جو مدت سے حضرت کا متلاشی تہا
وہان آن پہونچا۔ آتے ہی کچھہ سخت سست حضرت کو کہنے لگا۔ حضرت نے
نظر الطاف سے درگزر فرمایا۔ اور اوس کے گرم اور گستاخانہ باتون کے جوابات
نہایت اخلاق اور نرمیت سے دیتے رہے۔ آخر وہ چرواہا آپ کے اخلاق سے باعث
متحیر ہوگیا۔ اور دل ہی دل مین غور کرنے لگا کہ۔ یہہ متبرک وجود جس کی مین نے
گستاخی کر رہا ہون۔ ہم جیسا نہین ہے۔ بلکہ یہہ اور ہی کیفیت رکہنے والا وجود ہے
پہر وہ اپنی گستاخی سے نادم وخجل ہوکر حضرت سے معافی چاہنے لگا تو حضرت مرد الغیب
ولی اللہ نے ازراہ عفو دو تین مٹی کنکریاں اپنے دست مبارک سے اس چرواہے کو دیئے
اور تاکید فرمایا کہ اس کو لیکر بغیر پہر کر دیکھنے کے اپنے مقام پر چلا جا۔ بعد داخل مکان
ہو نیکے ان کنکریون کو دیکھہ پہر قدرت کا تماشہ نظر آئیگا۔ غرض وہ چرواہا حسب

ہدایت مرحمت کنکریون کو لیکر اپنے مکان کو جانے لگا۔ ٹوپی گنڈہ کے پاس پہونچا تہا
کہ پہر اُس کو بے وقوفی سوجہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو اس نے پہر حضرت مردان غیب
ولی اللہ کے شان مین گستاخانہ الفاظ کہتے ہوئے ۔ اون کنکریون کو پہینک دیا شعر

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ٭ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

غرض اوس چرواہے کے قسمت مین وہ سعادت نہین تہی ۔ افسوس وہ چرواہا دولت
و برکت سے محروم ہوگیا ۔ اوس نے کنکریون کو پہینک کر تحقیر سے زبان کنڑی مین
کہا ۔ اس فقیر کے کنکریون سے ہوتا کیا ہے ایسے فقیرون کو مین نے دیکہہ چکا ہون
اس استہزا و تضحیک کے باعث فوراً اوسے خونی قے ہونے لگے ۔ دو تین قے کے بعد
وہ چرواہا مرگیا ۔ اور اپنے گستاخی کی سزا پایا گیا ۔ اس واقعہ جان گزار کا اظہار اون
کے ساتہیون نے من وعن آبادی مین جاکر بیان کردئے ۔ آبادی کے تمامی جہلا لاٹہین
لیکر حضرت کے تشریف فرما مقام پر آپہونچے حضرت شیخ محبوب ولی اللہ جو مقررہ مقام
سے دور بیٹہے تہے ۔ اون دیہاتیون کی نظر پہلے ہی شیخ محبوب ولی اللہ پر پڑی فوراً
اونہون نے قریب ہو کر حملہ کرنا چاہے ۔ آپ نے فرمایا کہ مین وہ نہین ہون ۔ بلکہ
وہ حضرت جن کی تم کو تلاش ہے ۔ بڑے چٹان کے نیچے بیٹہے ہین ۔ پہر تو کیا پوچہنا
حضرت مردان غیب ولی اللہ پر وہ تمامی لوگ بغرض حملہ اُدہر مخاطب ہوئے ۔ مگر وہ
لوگ یہان ایک عجیب حیرت انگیز تعجب خیز یہہ واقعہ مشاہدہ کرتے ہین کہ حضرت
مردان غیب ولی اللہ ایک جلالی ضرب پتہر پر لگاتے ہین ۔ اوس ضرب کے باعث

وہان کے حاضرین مخالفین کے آنکھین خیرہ ہو جاتے ہین - اور عالم بیہوشی اون پر
طاری ہو جاتی ہے - جب ہوش مین آتے ہین تو کیا دیکھتے ہین - کہ نہ وہ حضرت
ہین - نہ وہان کی وہ رونق بلکہ اداسی سی تاری ہے - البتہ اون لوگون نے
یہہ مشاہدہ اپنی انکھون سے کیا کہ جہان آپ تشریف فرما تہے - وہان کا پتھر
بالکل تازہ شق ہو گیا ہے - اور غور و خوص سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ آپ یہان اس
شق مین سما گئے ہین تاکہ مجہے اغیار نہ دیکہین - اور مین اون سے نہ ملون - البتہ
آپکے سبز عامہ شریف کا کچہہ حصہ نظر آرہا تہا - جو اس بات کا پتہ دیرہا تہا کہ وہ
ہوئے یہا زندہ یہان محفوظ ہین - اشعار

جناب مرد انغیب کے ہجر مین جو وقت لٹاتا ہون٭ مصاحب دور کر لیتے ہین آنسو اپنے دامان پر
گدائی مین تری در کی وہ عیش حاصل ہے٭ نہ ڈالون آنکہہ تک تخت سلیمان پر
جناب مردان غیب بہر حق سب کی خبر لیجو٭ کہ حسرت رو رہی ہر اب سبکے یاس حرمان پر

غرض اون لوگون نے جب یہہ کرامات بچشم خود دیکہا - اور حیرت زدہ ہو کر
اپنے اس گستاخی پر نادم ہوئے - اور پروردگار عالم کے درگاہ مین طلاقیانہ ہو کر
تمامی سربسجود ہو کر اپنے خطا کی معافی مانگی - اس کے بعد آبادی مین پہاڑ پر چلے گئے
پہر تو وہ حضرت کے بے حد معتقد تہے - اس اعتقاد و صدق دلی سے انہون نے
جہان آپ غائب ہو گئے تہے - قبر بنا دیا - مگر دوسرے روز دس ہزار مبارک کو
پہری ہوائی پائے - کہتے ہین کہ کامل (۷) دفعہ قبر گنبد دار باندہا گیا مگر وہ تیر پہرتی

ہی رہی۔ آخر لوگون نے اوسی حالت پر چھوڑ دیا۔ چنانچہ ابتک قبر مبارک ایسی
ہی ہے۔ پہر تو حضرت کے پاس لوگون کا اژدہام رہا کرتا تہا۔ مقاصد مین لوگ
کامیاب ہونے لگے۔ اور آپ کے توسل و اتصال سے درگاہ خداوندی مین
دعائین مانگنے لگے۔ غرض آپ کی جود و سخا باری کرنے لگی۔ ہر فرد بشر آپ
کے قلزم فیض و کرامات سے مستفید ہونے لگا۔

اشعار

دل تیرا ہے مہبط نور خدا یا مردان غیب ؛ در تیرا ہے مخزن جود و سخا یا مردان غیب
تیرے انوار ولایت سے اسلام گلدستۂ جلوہ زار ہے ؛ ہر چراغ معرفت تیری ضیا مردان غیب
قلزم فیض و کرامت آپ کا ہے موجزن ؛ تشنہ ساحل پہ رہے سائل تیرا مردان غیب
ہم سمجھتے ہین اوسے موج نسیم خلد ہے ؛ تیرے دروازہ کی جو آتی ہوا مردان غیب
ہم سمجھتے ہین مسیحائے محبت آپ کو ؛ میرے درد عشق کی کیجے دوا مردان غیب

الغرض آپ کے مزار مبارک پر صرف انسان ہی شیدائی نہین تہے۔ بلکہ وحوش
و طیور بہی خدمت مین حاضر رہتے تہے چنانچہ ایک شیر مدتون حضرت کے درگاہ کی جاروب
کشی کی ہے۔ وہ شیر مغرب رویہ تالاب مین ہر روز بلاناغہ پانی نہا کر درگاہ پر
حاضر ہوتا۔ اور اپنے دُم سے آپ کے در مبارک کی جاروب کشی کیا کرتا تہا جس
تالاب مین وہ شیر غسل کیا کرتا تہا۔ اوس تالاب کا نام بہی کنڑی الفاظ مین یہی کہا
گیا ہے "دہولی کیری" یعنی شیر کا تالاب کہا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے ہمہ قسم کے
پرندے بہی ہر روز درگاہ پُر انوار پر جمع رہتے۔ رقص و سماع فرمایا کرتے۔ اور عالم

وجد میں رہتے۔ یہہ کیفیت لوگ دیکہکر حیران رہتے۔ **اشعار**

گنج اسرار محبت ہے صدائے مردان غیب + ہے کلید مخزن انعام نام مردان غیب
سرنگون ہوتی ہے درگاہ حضرت پر خلق + فہم انسان سے ہے بالاتر مقام مردان غیب

بعض کمل کے زندہ دل بزرگون نے حضرت کے مزار پر پہونچکر مراقبہ و مکاشفہ
مدتون فرمایا ہے۔ جن مین سے ایک ایسے کامل بزرگ ہیں۔ جنکا نام مین بوجہ
تاکید ظاہر تو نہین کرسکتا۔ مگر مجہکو ان کے ارشادات سے بے حد اتفاق ہے۔ چونکہ
مین نے زمانہ طالب علمی مین صاحب ممدوح کو کئے مرتبہ درگاہ پر معتکف دیکہا ہے
اور مسلسل سال با سال زیارت بلا ناغہ ہر روز کرتے ہوے دیکہا ہے۔ اس لحاظ سے
کہہ سکتا ہون کہ۔ واقعات عالم رویا یا مکاشفہ سچا ہے۔ وہ یہہ کہ حضرت مردان غیب
ولی اللہ کی زیارت فرمائے ہین۔ آپ کا حلیہ شریف یون ہے۔ روشن چہرا۔
حنائی ریش مبارک دراز قد۔ بزرگ چشم رکہتے ہیں۔

ہماری دعا

اب خدائے پاک سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے پروردگار میرا دلی جذبہ حقیقی اہماک
تجہہ سے پوشیدہ نہین ہے۔ اور مین اپنے ملک قوم کی محبت میں سرشار ہو کر حسبقدرت
جد و جہد سے دیہاتی سلمانون کی اصلاح میں منہمک ہون۔ وہ بہی تیری پاک
ذات سے پوشیدہ نہین ہے۔ اے واحد احد فرد صمد سمیع و بصیر علیم و خبیر بطفیل
پنجتن پاک و بطفیل شہدائے کربلائے معلی و اولیائے خدا میری دلی آرزو بر لا

اور حکامان مقامی و مجازکو دلونمین حقیقی سچا قومی جذبہ دے کہ وہ بہی اسمین حصہ لین
اور مذہبی باتون کو حقیقی طور سے مخصوص کرین ۔ اے خدائے پاک سچ ہے ہم برائے
نام تیرے خاصانِ خدا اولیا ء اللہ کے مزارون پر جاتے ہین ۔ اور پہول چڑہاتے
ہین فاتحہ پڑہتے ہین سچ ہے یہہ باتین ہماری محض دکہاوے کہین ۔ دراصل کچہہ
بہی حقیقی احساس ہمارے دلونمین نہین ہے مگر تیرے فضل کے محتاج ہین ۔ آہ
واللہ حقیقی عقیدت مندی ہماری ہوتی تو عملی ثبوت بہی ہم سے ملتا ۔ اے بندہ
پرور بندہ نواز اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل
ہم سب اہل وطن پر رحم فرما ۔ ہمارے لغزشون اور خطاؤن سے درگزر فرما ۔
اے خدائے پاک سچ ہے ہمارا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے ۔ کہ ہم جو کر رہے
ہین ۔ خیرخواہی اور کفایت شعاری کا سبق الٹ رہے ہین ۔ یہہ حقیقی معنی مین
نہین ہے ۔ آہ ثم آہ اے خدا ۔ یہہ ہمارا جسم ناپیدار خود تیرے جناب مین ختم ہوتا
چلا جارہا ہے ۔ اور سفیدی نے خود ہمکو تیرے یاد کی سبق دیرہی ہے ۔ مگر اے
پروردگار ہم اپنی نفس سرکش کو تیرے دربار مین خمیدہ نہین کر رہے ہین ہم نادم
و پشیمان ہین ۔ تیرے جناب مین صدق دل سے توبہ کرتے ہین ۔ اے قادری
الہی کیا کرین ہم کو صبح تا شام یہی خیالِ خام لگا ہے کہ ہم خیر خواہ ثابت ہون
دنیا مین عزت ملے ۔ اعلی مراتب پر ہم فائز کئے جاین ۔ اے رحیم و کریم سمیع علیم
حالانکہ ہمارے آبا و اجداد بہی بڑے بڑے عہدون پر مامور تہے ۔ اور اون کے

دلی اور سچے جذبے اور اون کے کارنامہ بہی ہمارے پیش نظر رہیں اور وہ ہمارا یاد بہی بہولا نہین گیا۔ کہ وہ بہی ہم سے زیادہ خیر خواہ اور منصف تہے اور وہ بزرگ بہی اولیاء عظام سے محبت اور عقیدت مندی رکہتے تہے۔ مگر وہ خالص محبت جو جاگیر کے لئے عدیم المثال وبےنظیر ہے قائم کر گئے۔ اور اعراس اولیاء اللہ کیلئے سالانہ معتد بہ امداد مقرر کر گئے۔ اے خدا ے پاک تو دانا وبینا ہے وہ تجہہ کو جواب دے چکے ہین۔ اور وہ اس ناپائدار دنیا کو چہوڑ کر مدت ہو چکی ہے۔ پہر بہی اون کا نام میرے پیارے وطن جاگیر کی زمین پر اتبک تابان ودرخشان ہے۔ اور حقیقی معنون مین زندہ ہے۔ اے خداے قہار وجبار واقعی ہمکو جب ونیسے بزرگون کی اولاد ہونیکا دعوی ہے۔ اور ہم دین ودنیا کی نیک نامی چاہتے ہین اور حقیقی مسلمان ہین تو ہمارا فرض ہے کہ اون کے نقش قدم پر چلین اور تبلیغ وتشہید کے مبارک کامون مین حصّہ لین۔ اور اپنی زندگی میں کوئی ایسی زندہ یادگار قایم کرین۔ جس سے بنی نوع انسانون کی فلاح وبہبودی ہوئے۔ اور ملک مین ایسے افراد تیار ہون۔ جو قوم وملک کی سچی جانثاری کیلئے ہر وقت مستعد وآمادہ رہین جس سے ملک کی سرسبزی وشادابی کا باعث ہے۔ مگر کیا کرین اے قدوس الصبوح ہم نفس کے ہاتہون تنگ ہین۔ اور تیرے توفیق کے محتاج ہین جس کے باعث سچے مومن ہونیکے ہرگز مستحق نہین ہین۔ اے اللہ ہم پر رحم فرما۔ مومن دین دار رکہہ۔ اور مومنِ دین دار اوٹہا۔ جبتک رہین تیرے رہین۔ جب مرین تیرے مرین

غزل بشان مردان غیب رحمتہ اللہ علیہ

خیالِ وصل میں لیل و نہار ہم بھی ہین ÷ جمالِ غیب پہ دل سے نثار ہم بھی ہین
شرف عطا ہو ہر روز اپنی خدمت کا ÷ اس آرزو مین بہر انتظار ہم بھی ہین
ہمین بھی جلوہ دکھا دے تو اے پری پیکر ÷ برائے دید بہت بیقرار ہم بھی ہین
ضرور چشم عنایت ادہر بھی ہو جائے ÷ جناب آپ کے ایک جان نثار ہم بھی ہین
شراب عشق سے تیرے جو رہتے ہین سرشار ÷ وہ مرد اہلِ خرد ہوشیار ہم بھی ہین
کیلئے پیمبر کے حجرہ سے چہرا دکہائے یا غیبؒ ÷ مثال برق تپان بے قرار ہم بھی ہین
الہٰی بخش دے بہر جناب غیب زماں ÷ گناہ کر کے بہت شرمسار ہم بھی ہین

اخیر التماس

حضرت مردان غیب ولی اللہ جنکا نہایت مختصر تذکرہ صفحات بالا مین پیش کیا گیا ہے۔ وہ ایک کیپل کے مشہور ولی اللہ ہین۔ ان کے حالات زندگی بہت کم فراہم ہوئے ہین۔ یہ مختصر واقعات بھی غور سے ملاحظہ کرنیکے قابل ہین۔

ف۲ ممکن ہے کہ کچھہ احباب اِس عقیدہ کی سچائی کو تسلیم کرنیسے انکار کرین لیکن کم سے کم وہ اس امر سے انکار نہیں کر سکتے۔ جو لوگ بے لوث اور غیر متعصبانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہین جو دنیا کے ظاہری اختلافات کو مٹا کر بنی نوع انسان کو ایک مقصد کے جانب لانیکا مقصد پیش نظر رکھتے ہین۔